بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ | سوموار ۷ شعبان ۱۴۰۲ھ ۳۱ ہجرت ۱۳۶۱ ہش ۳۱ مئی ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ ہجرت مئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق اسلام آباد سے امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں ۳۰ مئی کی شام کو آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے" الحمدللہ

احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا رہیں کہ وہ ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و عافیت سے نوازے اور ہر تکلیف کو آپ سے بہت دور رکھے آمین

ربوہ ۳۱ ہجرت مئی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی تازہ اطلاع یہ ہے کہ

"بلڈ پریشر زیادہ ہے اور جسم میں درد ہے"

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کریں کہ ہمارا شافی مطلق رب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو جلد کامل شفاء سے نوازے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد اقبال سیفی صاحب اور عزیزہ امۃ الباسط صاحبہ کو ۱۰ مئی ۱۹۸۲ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے الحمدللہ بچی کا نام سارہ سیفی تجویز کیا گیا ہے۔ بچی محترم مولانا محمد شریف صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حال پروفیسر جامعہ احمدیہ کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمۂ دین بنائے اور صحت تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

(نسیم سیفی (سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

• مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مقیم لنڈن لکھتے ہیں کہ ان کے بڑے لڑکے عزیز اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ مقیم مانٹریال۔ کینیڈا کی صحت ایک عرصہ سے خراب ہے۔ اور گرتی جا رہی ہے بیماری کی تشخیص ابھی تک پورے طور پر نہیں ہو سکی۔ اس وجہ سے تشویش اور زیادہ بڑھ رہی ہے احباب سے بچی کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے سات سو گنا اجر ملتا ہے

یہ خدا کی قدرت میں داخل ہے اور درحقیقت ہم تمام لوگ خدا کی اسی قدرت سے زندہ ہیں:

"مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝"

(البقرۃ: ۲۶۲)

ترجمہ: جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ان (کے اس فعل) کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اگائے (اور) ہر بالی میں سو دانہ ہو۔ اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے (اس سے بھی) بڑھا (بڑھا کر) دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

"یعنی خدا کی راہ میں جو لوگ مال خرچ کرتے ہیں ان کے مالوں میں خدا اس طرح برکت دیتا ہے کہ جیسے ایک دانہ جب بویا جاتا ہے تو گو وہ ایک ہی ہوتا ہے مگر خدا اس میں سے سات خوشے نکال سکتا ہے اور ہر ایک خوشہ میں سو دانے پیدا کر سکتا ہے۔ یعنی اصل چیز سے زیادہ کر دینا۔ یہ خدا کی قدرت میں داخل ہے اور درحقیقت ہم تمام لوگ خدا کی اسی قدرت سے ہی زندہ ہیں اور اگر خدا اپنی طرف سے کسی چیز کو زیادہ کرنے پر قادر نہ ہوتا تو تمام دنیا ہلاک ہو جاتی اور ایک جاندار بھی روئے زمین پر باقی نہ رہتا۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۱۶۲)

جنوبی ہالینڈ کے متعدد قصبات میں دینِ حق کا پیغام

بیس ہزار افراد میں سلسلہ کے لٹریچر کی تقسیم ٭ احمدیہ مشن ہالینڈ کی طرف سے یومِ تبلیغ کی رپورٹ

مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۸۲ء کو حضور ایدہ اللہ کی جاری کردہ فولڈر سکیم کی روشنی میں احمدیہ مشن ہالینڈ نے ایک کامیاب "یوم تبلیغ" منایا اور یوں جنوبی ہالینڈ کے خالص رومن کیتھولک دیہاتی علاقہ میں بھی دینِ حق کا پیغام گھر گھر پہنچا دیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگوں کی طرف سے خوشکن ردِ عمل کا اظہار ہوا ہے اور متعدد گھرانوں میں اسلام کے لئے ایک دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ الحمدللہ۔

ہالینڈ میں مقیم جماعت احمدیہ کے مبلغ محترم ناصر احمد شمس صاحب کا ایک تازہ مراسلہ وکالت تبشیر کے حوالہ سے ہمیں موصول ہوا ہے جس میں اس "یوم تبلیغ" کی تفصیل بتاتے ہوئے انہوں نے لکھا ہے کہ یہ پروگرام ہالینڈ کے مشنری انچارج مکرم عبدالحکیم اکمل صاحب کی زیر نگرانی ایسٹر کی تعطیلات میں منایا گیا اور اس کے لئے بطور خاص جنوبی ہالینڈ کا علاقہ تجویز کیا گیا جہاں ۹۵ فیصد رومن کیتھولک آبادی ہے۔ اس پروگرام کے لئے ہیگ کے علاوہ ایمسٹرڈم، روٹرڈم لائیڈن اور ڈوترمیر کے احباب نے اپنی خدمات پیش کیں۔ چنانچہ ان احباب کو سات گروپس میں تقسیم کر دیا گیا۔

مورخہ ۱۱ اپریل کو طے شدہ پروگرام کے مطابق سب احباب قافلوں کی صورت میں صبح پونے نو بجے احمدیہ مشن ہاؤس ہیگ سے روانہ ہوئے اور ساڑھے دس بجے جنوبی ہالینڈ کے "کام" (CHAM) نامی قصبہ میں پہنچے جہاں ایک نو احمدی ڈچ جوڑے نے احباب کا پُرتپاک استقبال کیا اور انہیں اپنے گھر لے گئے چنانچہ اسی گھر کو اس تبلیغی مہم کے لئے بطور مرکز استعمال کیا گیا۔

یہاں مشنری انچارج محترم عبدالحکیم اکمل صاحب نے احباب کو تقسیم لٹریچر کے سلسلہ میں خصوصی ہدایات دیں۔ ان احباب نے شام ۴½ بجے تک دیوانہ وار کام کرتے ہوئے گھر گھر جا کر اس علاقہ کے آٹھ دیہات کے بیس ہزار سے

(باقی صفحہ ۸ پر)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۷ شعبان ۱۴۰۲ھ
۳۱ ہجرت ۱۳۶۱ ہش

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

گزشتہ اشاعتوں میں ہم نے دوستوں کی خدمت میں دین کی راہ میں قربانی اور خصوصاً مالی قربانی کی اہمیت کے بارے میں عرض کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ اپنے ایمان کی گواہی اور اخلاص کا ثبوت دینے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسلام کی تعلیم کے مطابق دین کی ضرورتوں کے لئے بالخصوص اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ دین حق کی اشاعت کا جو جہاد ساری دنیا میں شروع ہے اس میں ہر نوع کی قربانی اور ہر تدبیر کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ عملی حصہ لیں۔ اس سلسلہ میں چند اور امور بھی قابل توجہ ہیں۔

جہاں تک مالی قربانی یا چندوں کی ادائیگی کا تعلق ہے ہمیشہ یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہیئے مالی قربانی میں چندوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں ہمیشہ یہ امر مدنظر رہنا چاہیئے کہ آخر جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ خدا ہی کا عطا کردہ ہے۔ اس نے اپنے فضل سے ہی مال و دولت دی ہے۔ زمین اور جائیداد اور کاروبار عطا کئے ہیں۔ اگر اس کا فضل نہ ہوتا تو کوئی چیز بھی آج ہمارے پاس نہ ہوتی۔ انسان سوچے کہ جب وہ اس دنیا میں آیا تھا تو کونسی چیز وہ اپنے ساتھ لے کر آیا تھا۔ یقیناً دنیا کی کوئی دولت اور دنیا کا کوئی مال و متاع اس کے ساتھ نہیں تھا۔ بعد میں جب اسے شعور حاصل ہوا۔ بڑا ہوا عقل کو استعمال کرنے لگا۔ دنیا کے کاموں میں مصروف ہوا تو انہی ذہنی اور جسمانی طاقتوں کے نتیجہ میں جو اللہ تعالےٰ نے محض اپنی رحمانیت کی وجہ سے اسے دی تھیں یہ سب کچھ اسے مل گیا اور وہ امیر اور دولت مند اور صاحب جائیداد ہو گیا۔ پس جتنا بھی انسان اس امر پر غور کرے گا اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ جو کچھ میرے پاس ہے یہ درحقیقت میرا نہیں بلکہ میرے خدا کا ہے اسی کے فضل سے مجھے ملا ہے۔ یہ گویا ایک امانت ہے جو میرے خدا نے میرے سپرد کی ہے اور میں محض اس کا نگران ہوں اور اس وجہ سے مجھ پر ایک بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور ایک دن آئے گا کہ جب میں اس ذمہ داری کے بارے میں اپنے خدا کے حضور جواب دہ ہوں گا۔

پس اسلامی تعلیم کے مطابق سچا مسلمان اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے کہ مال و دولت سب خدا کی امانت ہے اور جب ہمیں خدا کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ اس کی راہ میں کچھ مال قربان کرو تو اس کا مطلب صرف یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو امانت ہمارے پاس رکھوائی ہوئی ہے اس میں سے ایک حصہ اسے واپس لوٹا دیں۔ یہ بات بہت واضح طور پر سمجھ میں آجانی چاہیئے کہ ایک شخص اگر ہمارے پاس کوئی امانت رکھواتا ہے تو کیا اس کے مطالبہ پر اس کا واپس کرنا ہمارا فرض نہیں۔ یقیناً ہمارا فرض ہے اور اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو ہم گویا خیانت کرنے والے بنتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کی راہ میں اس کے حکموں کے مطابق مال خرچ کرنے کا سوال ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنی ساری امانت کو واپس نہیں مانگ رہا ہوتا بلکہ اس کا ایک قلیل حصہ مانگتا ہے اور وہ بھی اس لئے نہیں کہ وہ محتاج اور ضرورت مند ہے بلکہ اس لئے مانگتا ہے کہ وہ ہماری محبت اور دیانت کا امتحان کر کے ہم سے مزید محبت کرے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ نعمتوں سے نوازے۔

درحقیقت قرآن کریم کی رو سے اللہ تعالےٰ نے ہم مومنوں کے ساتھ ایک سودا کیا ہے۔ یعنی اس نے ہماری جانوں اور مالوں کو خرید لیا ہے اور اس کے بدلہ میں ہمارے لئے جنت مقدر کر دی ہے۔ اب جو شخص اس سودے میں خیانت کرتا ہے اور جو وہ چیز جنت کی قیمت کے طور پر ایک بار دے چکا ہے اس کو پھر واپس لینا چاہتا ہے۔ یا اپنے ہی پاس رکھنا چاہتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے اس سودے کو منسوخ کرنا چاہتا ہے اور نعوذ باللہ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے مطابق اپنے خدا اور مومنوں کے ساتھ دھوکا کر رہا ہے۔

آپ ذرا غور کیجئے کہ اللہ تعالےٰ کا ہم پر یہ کس قدر احسان ہے کہ ہمیں زندگی بھی اسی نے عطا کی تھی حالانکہ ہمارا کوئی حق نہیں تھا۔ پھر مال اور دولت بھی دیئے یہ بھی سب کچھ اسی کی عطا ہے۔ لیکن پھر وہ ان سب چیزوں کو ہم انسانوں کی ملکیت قرار دے کر انہی چیزوں کے بدلے میں اپنی عظیم الشان جنت بھی عطا کر دیتا ہے۔ پس ایک سچا مسلمان جسے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ایمان ہے اس کے ساتھ محبت ہے اس کے قرب کا خواہاں ہے۔ اس کی رضا کا متلاشی اور طالب ہے اس کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ جنت کے سودے کے بعد اپنی جان اور اپنے مال کو اپنا سمجھے اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں اسے قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اردو زبان کے سب سے بڑے اور مشہور شاعر غالب کا ایک شعر خوب ہے ؎

جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

پس سچی بات یہ ہے کہ ہم جس قدر بھی قربانیاں اللہ تعالےٰ کی راہ میں کریں۔ ہم اس کی نعمتوں اور فضلوں کا حق ادا ہی نہیں کر سکتے۔ یہ سب کچھ اسی کی عطا ہے اور اسی کے دیئے ہوئے مال میں سے ہم اس کے حضور کچھ پیش کر دیتے ہیں خوش بخت ہے وہ انسان جس کی قربانی کو خدا تعالےٰ قبول فرمالے اور اپنی رضا کی جنتوں کا وارث کر دے۔

خواتین وقفِ عارضی کی تحریک میں حصہ لیں

اور

اپنے آپ کو اپنے امام کی دعاؤں کا مستحق بنائیں

(از حضرت سیدہ امۃ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی ترقی و بہبود و تربیت کے لئے جو تحریکات کیں ان میں سے ایک بہت ہی اہم اور بابرکت تحریک وقف عارضی کی ہے۔ یعنی سال میں کم از کم ایک بار دو سے چھ ہفتے اپنے آپ کو دین کی خاطر وقف کرے۔ عورتوں کو بھی اسی طرح وقف میں شمولیت اور ثواب حاصل کرنے کا موقع ہے سوائے اس کے کہ عورتوں کو اسی شہر میں مقرر کیا جاتا ہے جہاں وہ رہتی ہیں۔ لیکن ابھی تک خواتین میں اس تحریک کی اہمیت کا پوری طرح احساس نہیں ہوا۔ ورنہ سارے سال میں دو سے چھ ہفتے دین کی خاطر وقف کرنا مشکل نہیں۔ بہت کم لجنات نے اس طرف توجہ دی ہے۔ ربوہ، شیخوپورہ اور گوجرانوالہ کے علاوہ بہت کم لجنات نے اس طرف توجہ دی ہے

حضرت مصلح موعود نے جب لجنہ کا لائحہ عمل تجویز فرمایا تھا اس میں سب سے ضروری شق یہ تھی کہ تمام کام امام وقت کی بتائی ہوئی تحریکات کے مطابق ہوں۔ چنانچہ لجنات کا فرض ہے کہ وہ مستورات میں اس تحریک کو پہنچائیں اور اس میں حصہ لینے کی تحریک کریں اور ہر وہ بہن جو وقت نکال سکتی ہے دو سے چھ ہفتہ تک جتنا وہ وقف کر سکتی ہو خدمت دین کے لئے وقف کرے اور منظوری ہونے پر جس جگہ پر اسے مقرر کیا جائے وہ بچوں اور عورتوں کی دینی تعلیم پر اپنے وقت کو خرچ کرے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"اب اللہ تعالیٰ کی منشاء اور اس کے اشارہ سے میں نے وقف عارضی کی تحریک کو جاری کیا اور سینکڑوں مقامات پر واقفین عارضی کے وفود پہنچے اور انہوں نے مرکز میں رپورٹیں بھجوائیں..... اور یہ کہ نگرانی میں غفلت کے نتیجہ میں جماعت کو کس قدر نقصان اٹھانا پڑتا ہے کیونکہ سینکڑوں جماعتیں اس وقت ایسی ہیں جہاں تربیت کے لحاظ سے بہت کمزوری اور کمی اور نقص پایا جاتا ہے۔ اور ان کی طرف فوری توجہ دینا ضروری ہے۔ اور تربیت زیادہ تر (علاوہ بڑوں کے) بچوں کو دی جاتی ہے۔ بڑے جو ہیں وہ تو مختلف جلسوں میں اور ذیلی تنظیموں کے کاموں میں شامل ہو کر ایک حد تک تربیت حاصل کرتے رہتے ہیں اور ان خطوط پر تربیت حاصل کرتے رہتے ہیں جن خطوط پر جماعت احمدیہ اپنی نسلوں کی تربیت کرنا چاہتی ہے" (از تقریر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقع سالانہ اجتماع ۱۹۶۶ء)

پس میری بہنو! اپنے آقا کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے وقف عارضی کی تحریک میں حصہ لو اور اپنے آپ کو اپنے امام کی دعاؤں کا مستحق بناؤ۔ بچوں کی تربیت، ان کو قرآن ناظرہ و باترجمہ پڑھانے کے لئے بہت ضروری ہے کہ بہنیں اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ وقف عارضی کی درخواستیں ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کی خدمت میں بھجوائی جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقوےٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"
(کشتی نوح)

محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء۔ کراچی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ یہ دنیا کی زندگی صرف ایک غفلت اور کھیل کا سامان ہے اور اخروی زندگی کا گھر ہی درحقیقت اصلی زندگی کا گھر ہے۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر کئی رنگ میں بیان کیا ہے۔ تا قرآن کریم پڑھنے والوں کو اس بات کا پتہ لگ جاوے کہ یہ زندگی تو دراصل لھو اور لعب ہے۔ مگر انسان ہے کہ اس کو اسی زندگی کے ساتھ پیار ہے اور کبھی نہیں سوچتا کہ ایک دن حساب بھی ہونا ہے اور وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ بندہ خدا کے سامنے پیش ہوگا۔ اور جب نہ کوئی سفارش کام آوے گی اور نہ ہی کسی قسم کا معاوضہ قبول کیا جاوے گا۔ زندگی گزرتی جاتی ہے اور انسان غفلت میں پڑا رہتا ہے۔ بلکہ ہر سال جب اسکی پیدائش کا دن ہوتا ہے وہ خوشیاں مناتا ہے دوستوں کو گھر میں بلاتا ہے اور ان کو اچھے اچھے کھانے اور مشروبات پیش کرتا ہے۔ مگر اسے یہ بھی خیال نہیں آتا کہ اس کی زندگی کا ایک سال اور کم ہوگیا اور یوم حساب ایک سال اور قریب آگیا۔ کاش کہ وہ اپنا محاسبہ کرتا اور سوچتا کہ میں نے اس سال میں آخرت کے لئے کتنی پونجی جمع کی ہے وہ ایک اور رنگ میں بھی اپنے جنم دن کو منا سکتا تھا وہ اس طرح کہ وہ اس بات کا محاسبہ کرتا کہ اس نے کیا پایا اور کیا کھویا۔ بلکہ اس سے الٹ اس نے وہ دن بھی لعب اور لھو میں گزار دیا۔ اور یہ نہ سوچا کہ وہ نہ صرف ایک بدعت کا مرتکب ہوا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو اصلاح نفس کا موقع دیا تھا وہ بھی کھو دیا۔ اللہ تعالیٰ کے ایک اور قسم کے بھی بندے ہوتے ہیں اس دن کے آنے پر ان کے دل اللہ تعالیٰ کی خشیت سے کانپ جاتے ہیں۔ اور یوم جزاء اور سزا کا نقشہ ان کی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ سوچنے پر ان کو جب پتہ لگتا ہے تو وہ توبہ کرتے ہیں صدقہ اور خیرات دیتے اور نئے سرے سے عہد کرتے ہیں کہ جو غفلتیں ہوگئی تھیں۔ آگے کو نہ ہونگی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ غفور و رحیم ہستی ان کی کمزوریوں کو ڈھانپ دے اور ان کے گناہ بخشے۔ اور اپنی رحمت کی راہیں کھولے زندگی کا ایک سال تو غفلت میں گزرا اور وہ مہلت جو اللہ تعالیٰ نے انکو دی تھی وہ اور کم ہوگئی۔ اور اللہ تعالےٰ کو ملنے کا وہ روز حساب جہاں نہ کوئی سفارش چلے گی اور نہ ہی کوئی بدلہ ہی لیا جاویگا اور قریب آگیا۔ بہت خوش قسمت ہے وہ شخص جو اس پہنچ پر سوچے کہ جو غفلتیں اور کوتاہیاں ہوئیں ان کا تدارک کیسے کیا جاوے اور جو کمیاں رہ گئی تھیں ان کو کیسے پورا کیا جاوے۔ وہ اس غافل دل کی طرح نہ ہو جو اپنے بڑھاپے پر خوش ہے۔ اور اس دن وہ اپنا محاسبہ کرے۔ اور سوچے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے کس کس حکم پر عمل کیا اور کن احکام کو پس پشت ڈال دیا۔ یہ وہ دن ہے کہ جب اس کو سوچنا چاہیئے کہ وہ کون سے کام تھے جو اس نے کئے اور اس کے اللہ اور رسول کو پسند نہ تھے۔ کس کس کا اس نے حق مارا۔ کس کو اس نے اذیت دی۔ کس کا دل توڑا۔ کس سے حقارت سے پیش آیا۔ کیا اخلاق حمیدہ کا اس نے مظاہرہ کیا کہ نہیں۔ غریبوں کو اپنا بھائی سمجھا کہ نہیں۔ یہ تو چند ایک بندوں کے حقوق تھے۔

مگر اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ سوچے کہ اس نے اللہ تعالےٰ کے حقوق کو کس قدر ادا کیا ہے۔ سال کے بعد محاسبہ کرنا تو بہت غفلت کی بات ہے۔ حضرت (اقدس .....) تو فرماتے ہیں

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لیے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"

سال تو بہت لمبا عرصہ ہے حضور نے تو صبح شام محاسبہ کرنے کے لیے فرمایا حقیقت تو یہ ہے کہ محاسبہ ہر وقت ہی جاری رہنا چاہیئے ہر قدم اٹھانے سے پہلے ضروری ہے کہ انسان سوچے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہے کہ نہیں۔ حضور مزید فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید زمین پر پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر اور باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ پھر حضور فرماتے ہیں "پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ۔ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو سے تکبر ہے۔ یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو۔ کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیں کیونکہ خدا چاہتا کہ تمہاری ہستی پر ایک انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ یہ چند مطالبات ہیں جو کہ امام زمانہ نے آپ سے کئے۔ اگر سارے احکام کی تفصیل کی جاوے وہ تو ایک وسیع مضمون بن جاوے گا۔ یہ ضروری یہ ہے کہ ہر آدمی اپنا محاسبہ ضرور کرے ہر روز نہیں تو ہفتہ میں ایک بار۔ ہفتہ میں ایک بار نہیں تو ماہ ایک دفعہ۔ یا پھر سال میں ایک دفعہ۔ کیوں کہ زندگی گزرتی جاتی ہے اور ہر لمحہ جو گزرتا ہے۔ وہ زندگی کا ایک لمحہ کم کر دیتا ہے اور یوں تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کسی کو کب اس نے اپنے پاس بلا لینا ہے جو وقت غفلت میں گزرا وہ واپس نہ آوے گا۔ اور اس غفلت کی تلافی نہ ہو سکے گی کہتے ہیں کہ الپ ارسلان جو کہ ایک جابر بادشاہ تھا۔ ایک یلغار میں مصروف تھا۔ اس کی فوج نے ایک بڑھیا کی گائے کھالی۔ وہ بڑھیا بہت چیخی اور چلائی۔ اور لوگوں سے پوچھنے لگی کہ الپ ارسلان وہاں سے کب گزرے گا۔ لوگوں نے اسے سمجھایا کہ وہ بہت جابر شخص ہے۔ ایک گائے کے بدلے اپنی جان کیوں کھوتی ہو۔ جب وہ نہ سمجھی تو انہوں نے بتایا کہ وہ فلاں پل پر سے فلاں وقت گزرے گا۔ جب اس کے آنے کا وقت آیا تو وہ پل پر کھڑی ہوگئی اور جب وہ آیا تو اس نے اس کے گھوڑے کی لگام پکڑ کر کہا کہ الپ تو میرا حساب اس پل پر چکائے گا یا اگلے پل پر پہلے تو وہ اس کی بات نہ سمجھا۔ جب اسے سمجھ میں آئی تو اس نے کہا کہ اگلا پل تو بہت کٹھن ہے۔ حساب اسی پل پر ہوگا چنانچہ اس نے نہ صرف اس بڑھیا سے معذرت کی بلکہ اسے ایک کے بدلے کئی گائے دینے کا حکم دیا۔ جب ایسا جابر آدمی آگے کے پل کے حساب سے ڈرا تو عام آدمیوں کو بہت ہی ڈرنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ غفلت ایک جذام کی طرح ہے جو کہ جسم کے حصوں کو کھا جاتا ہے۔ اگر اس کا علاج پہلے دن ہی نہ کیا جائے تو پھر سارا جسم مسموم ہو جاتا ہے۔ اور ایک ایک عضو گل سڑ کر گرنا شروع ہو جاتا ہے۔ جس طرح جذام کا اثر جسم پر ہوتا ہے گناہ اور غفلت کا اثر انسان کی روح پر ہوتا۔ اس بیماری کا علاج توبہ ہی ہے۔ اور انسان توبہ اسی وقت کرتا ہے جب اسے پتہ لگ جاوے کہ اس کی روح کو جذام ہوا ہوا ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے رہیں تا ہماری روح بالکل ہی گل سڑ نہ جائے۔ اور ہم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے کچھ پیش نہ کر سکیں۔ اسی لئے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا۔ یعنی اس سے قبل کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔ تم خود اپنا محاسبہ کرو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ سورۃ النباء میں مجرموں کی سزا کا ذکر کر کے فرماتا ہے کہ۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝

یعنی وہ کسی محاسبہ کا ڈر اپنے دلوں میں نہ رکھتے تھے۔ اور ہمارے نشانات کو سختی سے جھٹلاتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہمنے تو ہر ایک چیز کو پوری طرح گن رکھا ہے اللہ تعالیٰ جہاں مہلت دیتا ہے وہ سریع الحساب بھی ہے اس لئے ضروری ہے کہ جو امام وقت نے فرمایا انسان صبح شام اپنا محاسبہ کرے اور لھو اور لعب کو چھوڑ دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امام مسجد لنڈن سے صحافی طلباء کا انٹرویو

برمنگھم (برطانیہ) سے شائع ہونیوالے روزنامہ "ایوننگ میل" کا ایک تراشہ

برطانیہ کے مشہور شہر برمنگھم سے شائع ہونیوالے روزنامہ "ایوننگ میل" نے اپنی ۱۸ مارچ ۱۹۸۲ء کی اشاعت میں برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے مبلغ مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لنڈن کے ایک انٹرویو کی نمایاں طور پر چار کالمی خبر شائع کی ہے۔ یہ انٹرویو اردنگٹن (ERDINGTON) نامی شہر سلیڈ روڈ پر واقع سلیڈ جونیر اینڈ انفینٹ سکول (SLADE JUNIOR AND INFANT) کے چار زیر تعلیم صحافیوں نے لیا۔ انگریزی میں شائع ہونیوالی اس خبر کا ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے۔ چار کالمی چوکھٹے کے دو کالم اس تصویر پر مشتمل ہیں جو اس انٹرویو کے وقت ان صحافی طالبعلموں نے محترم شیخ صاحب کے ساتھ اتروائی اور اس کے ساتھ دو کالمی خبر حسب ذیل ہے:۔

"گفتگو کرنیوالے نوعمر نوخیز صحافی

جو نلزم کی تعلیم حاصل کرنیوالے یہ چار صحافی طلباء اپنی کلاس میں ہونہار اور بہترین طلباء ہیں

برمنگھم کے چار صحافی طلباء نے برطانیہ میں مسلم کمیونٹی کے روحانی رہنما کے ساتھ ملاقات کی ہے۔ یہ ملاقات برطانیہ میں تعمیر ہونیوالی پہلی مسجد لنڈن کے امام مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سے کی ہے۔

یہ صحافی طلبہ سلیڈ جونیر اینڈ انفینٹ سکول (SLADE JUNIOR AND INFANT) کے رسالہ TOP CLASS کے ایک مضمون کے لئے امام صاحب کا انٹرویو لے رہے تھے۔

امام صاحب نے جو اپنے آپ کو برطانیہ کے لئے پاکستان سے آئے ہوئے مبلغ کے طور پر بتلاتے ہیں ساڑھے تین گھنٹے اس سکول میں گذارے اور اس کے ۲۲۰ طلبہ سے خطاب کیا۔ جن میں سے ایک تہائی مسلمان ہیں۔ آپ نے اپنے خطاب میں اسلامی عقائد، قرآن کریم اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں بڑی تفصیل سے ذکر کیا۔

آخر میں سکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر انڈریو نائپ (MR. ANDREW KNIPE) نے کہا:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ (میں نے اس تقریر کے ذریعہ) غیر مسلم طلبہ کو اسلامی عقائد سے متعلق نہایت بیش قیمت معلومات بہم پہنچائی ہیں"۔ جن چار طلبہ نے امام صاحب موصوف کا انٹرویو لیا ان کا تعارف حسب ذیل ہے۔

- جینی سمبلہی JENNY SEMBLHI سلیڈ روڈ پر رہتے ہیں۔
- جینیفر پلمر JENNIFER PLUMMER ہنٹن روڈ کے رہنے والے ہیں۔
- ایلن بیڈل ELLEN BIDDLE منسٹیڈ روڈ پر رہتے ہیں

یہ سب اردنگٹن شہر کے رہنے والے ہیں اور چوتھے طالبعلم جیسن رائٹ JASON WRIGHT ہیں جو وسکاؤنٹ ہاؤس VISCOUNT HOUSE کیسٹل ویل CASTLE VALE کے رہنے والے ہیں۔

مسٹر نائپ نے بتایا کہ ان چاروں طلبہ کو انٹرویو کے لئے اختیار دے کر مقرر کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اس کے لئے پہلے سے بڑی احتیاط کے ساتھ بھرپور تیاری کی ہوئی تھی۔"

مجلس انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع

سیدنا و امامنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع اپنی روحانی برکات و فیوض کے ساتھ انشاء اللہ العزیز ۵، ۶، ۷ نبوت ۱۳۶۱ ہش (نومبر ۱۹۸۲ء) کو مرکز سلسلہ میں منعقد ہوگا۔ اراکین انصار اللہ اور عہدیداران سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس میں شمولیت کے لئے تیاری فرمائیں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ!

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ذہنوں کو جلا دینے والے انوار عالیہ

ادارہ الفضل سیدنا حضرت مصلح موعود کی کتب، تقاریر اور خطبات وغیرہ میں سے دلچسپ اور سبق آموز واقعات علیحدہ کر کے شائع کر رہا ہے۔ ان واقعات کے انتخاب کے لئے قارئین کرام سے شرکت کی استدعا ہے۔

((ادارہ))

جب وہ شیر گودنے لگا

مثل مشہور ہے کہ کوئی بزدل آدمی تھا اسے وہم ہو گیا تھا کہ وہ بہت بہادر ہے۔ وہ گودنے والے کے پاس گیا۔ پرانے زمانے میں یہ رواج تھا کہ پہلوان اور بہادر اپنے بازو پر اپنے کیریکٹر اور اخلاق کے مطابق نشان کھدوا لیتے تھے۔ یہ بھی گودنے والے کے پاس گیا۔ گودنے والے نے پوچھا تم کیا گدوانا چاہتے ہو۔ اس نے کہا میں شیر گدوانا چاہتا ہوں۔ جب وہ شیر گودنے لگا تو اس نے سوئی چبھوئی خون چھوٹنے سے درد تو ہونا ہی تھا وہ دلیر تو تھا نہیں۔ اس نے کہا یہ کیا کرنے لگے ہو۔ گودنے والے نے کہا شیر گودنے لگا ہوں۔ اس نے پوچھا۔ شیر کا کونسا حصہ گودنے لگے ہو۔ اس نے کہا دُم گودنے لگا ہوں۔ اس آدمی نے کہا شیر کی دُم اگر کٹ جائے تو کیا وہ شیر نہیں رہتا۔ گودنے والے نے کہا شیر تو رہتا ہے کہنے لگا اچھا دُم چھوڑ دو۔ اور دوسرا کام کرو اس نے پھر سوئی ماری تو وہ بول اٹھا۔ اب کیا کرنے لگے ہو۔ اس نے کہا اب دایاں بازو گودنے لگا ہوں۔ اس آدمی نے کہا اگر شیر کا لڑائی یا مقابلہ کرتے ہوئے دایاں ہاتھ کٹ جائے تو کیا وہ شیر نہیں رہتا۔ اس نے کہا شیر تو رہتا ہے۔ کہنے لگا پھر اس کو چھوڑو اور آگے چلو۔ اسی طرح وہ بایاں بازو گودنے لگا تو کہا اسے بھی رہنے دو کیا اس کے بغیر شیر نہیں رہتا۔ پھر ٹانگ گودنی چاہی تب بھی اس نے یہی کہا۔ آخر وہ بیٹھ گیا۔ اس آدمی نے پوچھا کام کیوں نہیں کرتے۔ گودنے والے نے کہا اب کچھ نہیں رہ گیا یہی آج کل اسلام کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے لوگ اپنی مطلب کی چیزیں الگ کر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ باقی جو کچھ ہے وہ اسلام ہے

(مشعل راہ ص ۶۰۲ تا ۶۰۳)

(مرسلہ امۃ القدوس بنت مکرم ملک سلطان محمود صاحب دارالیمن وسطی ربوہ)

آپ کے تبرک کو کوئی کس طرح چھوڑ سکتا ہے

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کوئی شخص آپ کے پاس دودھ بطور تحفہ لایا آپ نے کچھ دودھ پیا اور پھر خیال آیا کہ کچھ دودھ حضرت ابوبکرؓ کو دے دوں۔ کیونکہ وہ بھی اس وقت مجلس میں موجود تھے اور پھر آپ کے رشتہ دار بھی تھے مگر آپ نے دیکھا کہ وہ دائیں طرف نہیں بیٹھے بلکہ بائیں طرف بیٹھے ہیں اور دائیں طرف ایک نوجوان بیٹھا ہے اسلام نے چونکہ دائیں طرف والے کا حق مقدم رکھا ہے اس لیے آپ نے اس لڑکے سے کہا کہ اگر تم اجازت دو تو میں یہ دودھ ابوبکرؓ کو دے دوں اس لڑکے نے کہا یا رسول اللہ یہ میرا حق ہے۔ آپ یونہی مجھ سے پوچھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ دائیں طرف بیٹھنے کی وجہ سے اس دودھ پر تمہارا ہی حق ہے۔ مگر میں تم سے اجازت چاہتا ہوں۔ کہ اگر کہو تو ابوبکرؓ کو دودھ دے دوں۔ اس نے کہا یا رسول اللہ جب یہ میرا حق ہے تو پھر آپ کے تبرک کو کوئی کس طرح چھوڑ سکتا ہے اور یہ کہہ کر اس نے دودھ کا پیالہ آپ سے لیکر پینا شروع کر دیا۔

(سیر روحانی جلد اول ص ۱۲۱)

(مرسلہ: منور احمد قریشی۔ قریشی پراپرٹی سنٹر ظفر الحق روڈ راولپنڈی)

ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شراب اور جوئے کی حرمت میں حکمت

— ثمینہ رحمت صاحبہ بنت چوہدری رحمت اللہ صاحب مرحوم اقصیٰ روڈ ربوہ

خوراک میں حلال اور حرام کیوں؟

قرآن شریف عجیب کتاب ہے۔ اس میں انسان کی دنیاوی اور اخروی کامیابی اور فلاح کے لئے مکمل ہدایت ہے۔ انسان کی بنیادی خواہش کھانے پینے کی ہے اس کے بارے میں ایک ہدایت قرآن کریم نے یہ دی ہے۔

كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا

(سورۃ الاعراف آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ یعنی کھاؤ اور پیو اور زیادتی نہ کرو۔ آج طب اور سائنس نے اس حکمتِ قرآنی کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ انسان کے جسم اور زندگی کے لئے جہاں کھانا پینا ضروری ہے وہاں زیادہ کھانا پینا سخت مضر بھی ہے۔

دوسرا بنیادی حکم قرآن کریم میں یوں آیا ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا۔

(سورۃ بقرہ آیت ۱۶۸)

ترجمہ:۔ اے لوگو! اس میں سے جو زمین میں ہے حلال اور طیب کھاؤ۔ جن چیزوں کی اجازت دی گئی ہے۔ یا جو جائز ہیں ان کے لئے عربی میں لفظ حلال استعمال ہوا ہے۔ اور اچھی چیزوں کے لئے طیب کا لفظ ہے

حلال اور طیب میں فرق

حلال تو ہر چیز ہے جسکو شریعت نے حرام قرار نہیں دیا۔ اور طیب وہ چیزیں ہیں جو پاک اور صاف خوشگوار اور مسرت بخش ہوں۔ بعض اوقات ایک چیز حلال تو ہوتی ہے۔ لیکن کسی انسان کے لئے کسی وجہ سے موافق نہیں ہوتی۔ اس لئے اسلام نے یہ بیان کیا ہے کہ اگر کسی وجہ سے کسی کی طبیعت کو کوئی چیز اچھی نہ لگے تو اس کے کھانے سے اس کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ اور اُسے نہیں کھانا چاہیئے۔

قرآن کریم ایک کامل ہدایت نامہ ہے اور اس کا یہ واضح ثبوت ہے کہ جہاں اسلام نے حلال کا ذکر کیا۔ وہاں حفاظت صحت کے لئے طیب کا بھی ذکر کر دیا ہے۔

حرمت شراب

پینے کی جو چیز قرآن کریم میں ناجائز ہے وہ خمر ہے۔ خمر کے اصل معنی ہیں۔ کسی چیز پر پردہ ڈالنا یا اس کا ڈھانکنا یا اسکو چھپانا شراب کو اسی لئے خمر کہا جاتا ہے کہ یہ عقل پر پردہ ڈال دیتی ہے۔ عام نشہ آور چیزوں پر اس کا اطلاق زیادہ درست ہے چونکہ شراب کو نشہ آور ہونے کی وجہ سے حرام قرار کیا گیا ہے اس لیے ایک حدیث میں آتا ہے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ لہذا بھنگ چرس اور دوسری نشہ آور اشیاء بھی حرام ہیں۔ حضرت نبی کریم سے ایک نشہ آور مشروب کے متعلق جو شہد سے بنایا جاتا ہے۔ دریافت کیا گیا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مشروب جو نشہ پیدا کرے خمر ہے۔ اور ہر نشیلی چیز حرام ہے۔

جب کوئی چیز نشہ آور ہو تو اس کی تھوڑی سی مقدار بھی خواہ وہ نشہ نہ لائے جائز نہیں چنانچہ حدیث میں ہے۔ جس چیز کی بڑی مقدار نشہ لاتی ہے۔ اس کی تھوڑی مقدار بھی ممنوع ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی کریم نے اس دسترخوان پر کھانے سے منع فرمایا ہے۔ جس پر شراب پی جا رہی ہو

شراب کا دوا کے طور پر استعمال کرنا

ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا شراب علاج کے طور پر تھوڑی مقدار میں استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اس بارہ میں بعض علماء اور فقہاء کی رائے ہے کہ علاج کے لئے شراب کا استعمال جائز ہے۔ حضرت امام نووی نے لکھا ہے۔ کہ خطرناک حالتوں میں جب کہ زندگی معرض خطر میں ہو شراب استعمال کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں تو مردار اور سور کے گوشت کے استعمال کی بھی اجازت ہے۔

شراب نوشی کے دیگر نقصانات

معاشرتی نقصان شراب کے پینے سے انسانی عقل جاتی رہتی ہے۔ اور اس پر حیوانی جذبات غالب آجاتے ہیں۔ اس وجہ سے شرابی زنا اور بدکاری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جس سے معاشرتی بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جن ممالک میں شراب نوشی کثرت سے ہوتی ہے وہاں فحاشی بھی زیادہ ہوتی ہے۔

اقتصادی نقصان جب شراب پینے کی عادت انسان کو لگ جاتی ہے۔ تو اس عادت کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے خواہ اس کے لئے اپنا سب کچھ بیچ ہی کیوں نہ دینا پڑے۔ جس کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ شرابی کنگال ہو کر رہ جاتا ہے۔

شراب پینے کی سزا

نبی کریم کے زمانے میں شراب پینے کی کوئی سزا مقرر نہ تھی۔ جو اس جرم میں پکڑا جاتا تھا۔ اُسے جوتے مکے وغیرہ مارے جاتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ چالیس ضربیں رسول کریم کے عہد مبارک میں لگائی گئیں حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کے زمانے میں چالیس کوڑے مارے جاتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے عہد کی ابتداء میں چالیس کوڑوں کی سزا مقرر کی تھی۔ جب لوگوں میں شراب عام ہونے لگی تو آپ نے ۸۰ کوڑے کی سزا مقرر کرا دی۔ لیکن حضرت علیؓ کے زمانہ میں یہ سزا بھی کوڑے رہی۔

جوئے کی ممانعت

عربوں کے ہاں جوا یہ تھا۔ کہ اونٹ ذبح کیا جاتا اور اس کے اٹھارہ یا دس حصے کئے جاتے اور دس تیر ہوتے جن سے سات کے حصے ایک سے لے کر سات تک ہوتے اور تین خالی ہوتے۔ پھر جس شخص کے لئے جو تیر نکلتا اس کے مطابق اس کا حصہ قرار پاتا۔

اسلام نے اس قمار بازی کو ناجائز قرار دیا۔ اس طرح تمام قسم کی لاٹریاں اور برج کھیلنا خواہ وہ رقم جس پر شرط لگائی جائے کتنی ہی قلیل ہو۔ اور وہ تمام کھیل اور کام جن میں اشیاء کی تقسیم کا مدار حقوق اور خدمات اور عقلی فیصلوں کی بجائے محض کسی اتفاق امر پر رکھ دیا جائے، جوئے کے ذیل آئے گا۔ اسلام نے ان سب چیزوں سے منع کیا ہے۔

حرام ہونے کی وجہ

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ترجمہ:۔ "شیطان یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے۔ اور تمہیں خدا تعالیٰ کی یاد سے روک دے۔ پھر کیا تم ان چیزوں سے نہ رکے رہو گے" (المائدہ آیت ۱۵)

اس آیات میں حرام کی دو وجوہ بیان کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ معاشرہ کے افراد میں فساد اور دشمنی پیدا کرنے میں ممد و معاون ہوتی ہیں۔ دوسری وجہ یہ بیان کی گئی ہے شراب اور جوا ذکر الٰہی سے غافل کر دیتا ہے دنیا کے جس معاشرے میں شراب اور قمار بازی کا رواج ہے۔ وہاں یہ باتیں کھلی دلیل ہیں۔ یورپ میں شراب اور قمار بازی کی وجہ سے لوگ خدا تعالیٰ سے بیگانہ ہو چکے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں محبت الٰہی کے جذبات ٹھنڈے ہو چکے ہیں۔

دیگر وجوہ سورۂ بقرہ میں جہاں شراب اور جوئے کی ممانعت کا ذکر آیا ہے وہاں اس سے پہلے جنگ کا ذکر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں چیزوں کا گہرا تعلق جنگ سے ہے۔ عموماً جنگوں میں کثرت سے شراب پی جاتی ہے تاکہ سپاہی اندھے ہو کر لڑیں۔ مگر شراب سے جو وقتی جرأت پیدا ہوتی ہے وہ حقیقی جوہر شجاعت کو تباہ کرنے والی چیز ہے۔ اس لئے شراب سے روکا۔ جوئے کا بھی جنگ سے گہرا تعلق ہے۔ وہ یہ کہ عرب کے لوگ جنگی اخراجات کا روپیہ جمع کرنے کے لئے اکثر جوا کھیلتے تھے۔ اس لئے جوا کی ممانعت فرمائی تاکہ جنگوں کا سلسلہ ختم ہو۔

بے کاری کی عادت

جوا کھیلنے سے انسان میں بے کاری کی عادت پیدا ہو جاتی ہے جس سے صرف جواری کو ہی نقصان نہیں ہوتا بلکہ معاشرے ملک اور قوم کو بھی نقصان ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر ملک کی ترقی کا راز محنت اور کام میں ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْكَسْبُ الْحَلَالُ۔

"بہترین عمل حلال روزی کمانا ہے"۔

معاشی توازن کا بگاڑ

جوا سے معاشرہ میں معاشی توازن میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے بعض افراد تو پائی پائی کے محتاج ہو جاتے ہیں اور دوسرے ان کے اموال سے خوب ہاتھ رنگ لیتے اور سرمایہ دار بن جاتے ہیں۔ اور اس عدم توازن کے باعث معاشرہ میں طرح طرح کی قباحتیں جنم لینے لگتی ہیں۔ اس لئے خدائے حکیم نے جو عالم الغیب ہے ہمیں ان خدشات کے پیش نظر ان بری عادتوں سے بچنے کی تلقین فرمائی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان پُرحکمت احکام پر پوری طرح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

• خاکسار کا بھانجہ عزیزم حفیظ احمد ابن مکرم ضیاء الدین صاحب ظفر قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بوجہ پولیو بیمار ہے۔ دائیں ٹانگ پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ سروسز ہسپتال لاہور میں علاج ہو رہا ہے۔ احباب شفاء کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(قریشی نصیر احمد ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نارووال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرا سہ ماہی امتحان انصار اللہ ۔ نصاب ہے ترجمہ قرآن کریم، چالیس جواہر پارے، اسلامی اصول کی فلاسفی ۔ زعماء زیادہ سے زیادہ انصار کو تیاری کرائیں ۔ قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ

۲۵ جون ۱۹۸۲ء / احسان ۱۳۶۱ ہش ۔ پارہ ۲۲ ربع چہارم ۔ حدیث ۱۱ تا ۲۴ ۔ ص ۴۹ تا ص ۱۴۸ ۔ زعماء اعلیٰ

احباب اسراف سے بچیں

احباب جماعت میں یہ بے جا رواج بڑھتا جا رہا ہے کہ وہ شادی بیاہ کے موقع پر قیمتی سے قیمتی دعوتی کارڈ چھپواتے ہیں حالانکہ اس کی چنداں ضرورت نہیں ۔ اس میں اسراف کے علاوہ نام و نمود کا پہلو بھی پایا جاتا ہے ۔ جبکہ ہمیں شریعت اسلامیہ کی یہ ہدایت ہے کہ ہم اسراف نہ کریں اور ہمارے پیارے امام نے ہمارے لئے بے جا نام و نمود اور رسوم سے بچنے کی تلقین کی ہے ۔ کیا ہماری خوشیوں کا راز شریعت کی پیروی اور اطاعت امام میں نہیں ؟ امید ہے احباب اجتناب کریں گے ۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

چندوں سے متعلق ضروری اعلان

تمام ایسی لجنات جنہوں نے ابھی تک اپنے لازمی چندے (یعنی ممبری لجنہ، ممبری ناصرات، خدمت خلق، اجتماع لجنہ و ناصرات) ادا نہیں کئے ۔ براہ کرم مالی سال ختم ہونے سے قبل جلد از جلد اپنے چندے بھجوانے کی کوشش کریں ۔ چونکہ ہمارا اجتماع امسال پہلے سے ایک ہفتہ قبل ہو رہا ہے اس لئے تمام لجنات اپنا اپنا چندہ ماہ ستمبر کے شروع ہی میں بھجوا دیں ۔ ۳۰ ستمبر کے بعد آنیوالا چندہ اس سال کے چندہ میں ہرگز شامل نہیں کیا جائے گا ۔ نیز امرائے اضلاع و صدر صاحبات سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع کی لجنات کو اس طرف خصوصی توجہ دلائیں ۔ تاکہ ہم اپنا بجٹ پورا کر سکیں ۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

۱ ۔ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ چک ۲۸۷ ج ب پلاسور ضلع فیصل آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم مقبول احمد صاحب وفات پا گئے ہیں ۔ قطعہ ۱/۲ واقع محلہ دار العلوم شرقی ربوہ رقبہ ۱۹ مرلہ ۱۰۵ مربع فٹ میں سے نصف مرحوم کے نام الاٹ ہے ۔ میرے خاوند مرحوم نے اپنی زندگی میں اپنا حصہ زمین مکرم بشیر احمد صاحب ولد دین محمد صاحب کے پاس فروخت کر دیا تھا اور رقم وصول کر لی تھی ۔

استدعا ہے کہ میرے خاوند مرحوم کا حصہ زمین از قطعہ ۱/۲ دار العلوم شرقی ربوہ بشیر احمد صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں ۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے ۔

۲ ۔ مکرم عبد الشکور صاحب ۶/۸ محلہ دار العلوم غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری عبد الکریم صاحب وفات پا گئے ہیں ۔ مرحوم کا پراویڈنٹ فنڈ مع حق الخدمت بعد ادائیگی چندہ جات ۸۵۵/- روپے و قرضہ کارکنان مبلغ ۱۲۰۰/- روپے مبلغ ۱۰۶۰۸/- روپے بنتا ہے ۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں ۔ انہیں بھی کوئی اعتراض نہیں ہے کہ رقم ۱۰۶۰۸/- روپے مرحوم کی بیوہ کو دے دی جاوے ۔

۱ ۔ عبد الحکیم صاحب ۲ ۔ عبد الحلیم صاحب پسران مرحوم ۔ ۳ ۔ امۃ الحکیم صاحبہ دختر ۴ ۔ چوہدری عبد العزیز صاحب والد مرحوم

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک دفتر ہذا کو اطلاع دی جاوے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اگر آپ مثالی طفل بننا چاہتے ہیں تو

- حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دعا کے لئے لکھتے رہا کریں ۔
- کوشش کیجئے کہ آپ اپنی کلاس میں اول آئیں ۔ حضور کی خواہش پوری کرنے کیلئے سخت محنت کریں ۔
- اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں ۔
- اپنا چندہ اپنے ہاتھ سے ادا کیجئے
- اجلاسات میں باقاعدگی سے شرکت کریں ۔
- مجلس کے تمام پروگراموں میں ذوق و شوق سے حصہ لیجئے ۔
- مرکز کی ہدایات پر عمل کیجئے ۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

- مجھے سر میں بلڈ پریشر کی وجہ سے قریباً روزانہ ہی شدید درد رہتا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے ۔ آمین ۔

(حسن آفتاب بیگم اسلم خان ۔ راولپنڈی)

- ان دنوں سخت بارشوں اور موسم کی خرابی کی وجہ سے زمیندار احباب کو غلہ اٹھانے میں سخت مشکلات درپیش ہیں ۔ تمام احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسی آفات سے بچائے ۔

(صوفی بشیر احمد احمدی حال ربوہ)

- خاکسار کی اہلیہ اعصابی کمزوری کے باعث بیمار رہتی ہیں اور میرا بچہ عزیز مدثر نذر چند دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے ۔ نیز خاکسار آجکل کچھ گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہے ۔ احباب سے ہر دو مریضوں کی کامل صحت اور پریشانی دور ہونے کے لئے درخواست دعا ہے ۔
- مکرم ملک اعجاز احمد صاحب آفیسر مسلم کمرشل بینک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں ۔ ان دنوں کچھ افاقہ ہے ۔ مگر خون کی کمی تاحال پوری نہیں ہوئی ۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(محمود انور خوشنویس ۔ ربوہ)

- گزارش ہے کہ میری بھانجی عزیزہ منزہ نصرت پانچ کی ہو گئی ہے مگر ابھی اس نے بولنا شروع نہیں کیا ۔ ڈاکٹروں نے پٹھوں کی کمزوری تشخیص کی ہے ۔ نیز میری والدہ صاحبہ جوڑوں کی درد میں مبتلا ہیں ۔ بزرگان سلسلہ اور تمام قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ وہ ہر دو مریضوں کی مکمل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں ۔ (امۃ القیوم بنت چوہدری محمد ظہیر الدین احمد)
- میری پھوپھی جان کا بڑا بیٹا عبد الرشید صاحب آجکل لنڈن میں بہت پریشان ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کی پریشانی کو دور کرے آمین ۔

(امۃ الرشید بنت مولوی محمود احمد سعید دار الصدر جنوبی ربوہ)

- میرا لڑکا عزیزم رفیق احمد ناصر اس سال ایف اے کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے ۔ قارئین الفضل سے عزیز موصوف کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(رشید احمد جاوید بھیروی آفیسر زرعی ترقیاتی بینک آف پاکستان بھلوال ضلع سرگودھا)

- میرے خالہ زاد بھائی کی مشین سے گر کر ٹانگ ٹوٹ گئی ہے تمام احباب جماعت سے اسکی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز میرے دوسرے بھائی کے گھر کے حالات بھی کچھ خراب ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ اس کی تمام پریشانیاں دور فرمائے ۔ آمین ۔

(بشارت اللہ انور چٹھہ ۹-۴/B دار البرکات ربوہ)

- خاکسار گذشتہ چند ماہ سے گردہ میں پتھری اور پیشاب میں خون کی وجہ سے علیل رہا ۔ آخر کار طبی رپورٹوں اور ڈاکٹری مشوروں سے اپریشن ہونا تجویز ہوا ۔ خدا تعالیٰ کے فضل، پیارے آقا کی دعاؤں اور احباب جماعت کی دعاؤں سے ۷ اپریل ۱۹۸۲ء کو کامیاب اپریشن کے ذریعہ پتھری نکال دی گئی ۔ اپریشن کی وجہ سے نقاہت اور کمزوری کا دور رہا ۔ اب خدا کے فضل سے صحت ٹھیک ہے اور کمزوری رفع ہو رہی ہے ۔ میں ان سب احباب کا اس اعلان کے ذریعہ شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے دعاؤں سے نوازا ۔ بعض دوستوں نے خون دیا ۔ بعض خدام کئی دن ہسپتال میں میرے پاس رہے اور حتی المقدور خدمت کی ۔ اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل کرے اور احسن جزا دے ۔ میں اس اعلان کے ذریعہ نواب شاہ میڈیکل کالج ہسپتال کے سرجن اور عملہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں خدا تعالیٰ ان کے ہاتھ میں شفا رکھے ۔ آمین ۔ اور درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے ۔ آمین ۔

(منور احمد زینل آٹوز نواب شاہ نمائندہ الفضل ضلع سانگھڑ و نواب شاہ)

خدام بھائیوں سے ضروری التماس

خدام بھائیوں سے التماس ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں وقف عارضی کی بابرکت تحریک میں شامل ہو کر اسکی برکات سے حصہ پائیں ۔

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل ۲۵۰۱۲

میں فاروق احمد خان ولد عباس احمد خانصاحب قوم پٹھان پیشہ کاروبار عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور ۵ ڈیوس روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۳/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ ایک عدد رائفل مالیتی ۲۵،۰۰۰/- روپے۔
۲۔ ایک عدد شاٹ گن مالیتی تیس ہزار روپے
۳۔ ایک عدد ٹائپ رائٹر مالیتی ایک ہزار روپے

اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار (۱۰۰۰/-) روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: فاروق احمد خان ولد عباس احمد خان صاحب لاہور۔

گواہ شد ۱: قریشی محمد صادق صدر حلقہ محمد نگر لاہور۔

گواہ شد ۲: منیر الدین احمد مربی دار الذکر لاہور

مسل ۲۵۰۱۳

میں مریم صدیقہ زوجہ محمد صدیق صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۴/۴/۳ دار العلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۳/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند دو ہزار (۲۰۰۰/-) روپے صرف
۲۔ ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی اٹھارہ صد روپے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: مریم صدیقہ ۴/۴/۳ دار العلوم وسطی ربوہ
گواہ شد ۱: محمد صدیق خاوند موصیہ ربوہ۔
گواہ شد ۲: منیر احمد صاحب مجاہد بابر کریانہ سٹور رحمت بازار ربوہ (ولد حسن محمد صاحب)

مسل ۲۵۰۱۴

میں محمد صدیق ولد میراں بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ۴/۴/۳ دار العلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۳/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ چار ایکڑ زرعی زمین واقع بمقام پنج ہتھ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ مالیتی ساڑھے ہزار روپے
۲۔ مکان ۴/۴/۳ برقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی ساڑھے ہزار روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ دو صد (۲۰۰/-) روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ دو ہزار (۲۰۰۰/-) روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد صدیق ۴/۴/۳ دار العلوم وسطی ربوہ۔
گواہ شد ۱: بدر دین ولد غلام محمد
گواہ شد ۲: منیر احمد ، ولد حسن محمد صاحب بابر کریانہ سٹور رحمت بازار ربوہ۔

مسل ۲۵۰۱۵

میں حنیفہ بی بی زوجہ غلام احمد صاحب قوم جٹ بھٹہ پیشہ دوکان عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۴۰ گ ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر تین ہزار (۳۰۰۰/-) روپے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: حنیفہ بی بی زوجہ غلام احمد صاحب چک ۴۰ گ ب ضلع فیصل آباد۔
گواہ شد ۱: عبد الحمید ولد منظور احمد صاحب چک ۴۰ گ ب ضلع فیصل آباد۔
گواہ شد ۲: چوہدری محمد صدیق ولد مہر دین صاحب چک ۴۰ گ ب ضلع فیصل آباد

مسل ۲۵۰۱۶

میں ڈاکٹر محمد عبد اللہ ولد میاں محمد دین صاحب قوم کھوکھر پیشہ پریکٹس و زمینداری عمر ۵۱ سال پیدائشی احمدی ساکن مارکیٹ بزرگوال ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

جائیداد ہم دونوں بھائیوں کی مشترک ہے۔ جس کے ۱/۲ حصہ کا میں مالک ہوں۔

۱۔ کل زمین زرعی، بنجر و بارانی تقریباً ۹۰ کنال جس کا ۱/۲ حصہ ۴۵ کنال مالیتی اندازاً پچاس ہزار روپے۔
۲۔ رہائشی مکان واقع بزرگوال ۶۰ مرلہ کا ۱/۲ ۳۰ مرلے مالیتی ایک لاکھ روپے۔
۳۔ رہائشی مکان واقع موضع بنیاں ۷ مرلے کا ۱/۲ حصہ ۳ ۱/۲ مرلے مالیتی بیس ہزار (۲۰،۰۰۰) روپے
۴۔ موٹر سائیکل کا ۱/۲ قیمت کل بارہ ہزار نصف چھ ہزار
۵۔ ایک راس بھینس مالیتی چار ہزار نصف دو ہزار روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار (۲۰۰۰/-) روپے ماہوار بصورت پریکٹس و زمینداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: ڈاکٹر محمد عبد اللہ ولد میاں محمد دین صاحب بزرگوال ضلع گجرات P.O خاص۔
گواہ شد ۱: منیر احمد خانصاحب ولد چوہدری رحمت خانصاحب مرحوم امیر ضلع گجرات۔
گواہ شد ۲: بشیر احمد طاہر ولد بہادل بخش صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرانوالہ ضلع گجرات

اعلان داخلہ

پنجاب یونیورسٹی میں ایم اے اور ایم ایس سی میں داخلہ برائے فرسٹ ایئر شروع ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۵ جون ہے مزید تفصیلات کیلئے ہم سے رابطہ قائم کریں۔

- مرزا وحید احمد صدر احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ کمرہ نمبر ۱۲۱ ہوسٹل نمبر ۱۱ نیو کیمپس پنجاب یونیورسٹی لاہور ۲۰۔ یا
- محمد ریاض نوید سیکرٹری فنانس احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن لاہور کمرہ ۱۔ ۲۴۴ ہوسٹل نمبر ۲ نیو کیمپس پنجاب یونیورسٹی لاہور ۲۰۔

اعلان نکاح

عزیزہ فرحت شاہین دختر چوہدری محمد یوسف صاحب آف پکی کوٹلی ضلع سیالکوٹ، کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم محمد شفیع (ولد جلال دین صاحب موضع بھڈال) بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر ۱۹ مئی ۱۹۸۲ء کو پڑھا گیا۔ عزیزہ فرحت شاہین مکرم حکیم محمد حسین صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین ثم آمین۔

(زہرہ چوہدری پکی کوٹلی ضلع سیالکوٹ)

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ احسان / جون ۱۹۸۲ء کو ختم ہوگا بقایاجات جلد از جلد ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ: ہالینڈ

زائد افراد تک دین حق کا پیغام پہنچایا۔ الحمدللہ۔ یہ دوست گھر گھر پہنچتے اور "ISLAM" اور "AHMADIYYAT IN ISLAM" کے عنوان سے دو پمفلٹ ہر گھر کے لیٹر بکس میں ڈالتے جاتے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان مخلصین کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے اس کوشش کے ثمرات اسی روز ان کو نوازنا شروع کر دیا۔ چنانچہ جونہی یہ قافلہ واپس مشن ہاؤس پہنچا تو اس علاقہ کے کئی لوگوں نے ٹیلیفون کے ذریعہ رابطہ قائم کیا۔ اس روز بیسیوں ٹیلیفون موصول ہوئے جن میں ان لوگوں نے یہ اظہار کیا کہ ہم نے آپ کے پمفلٹ پڑھے ہیں ہمیں قرآن مجید اور دوسرا دینی لٹریچر چاہیئے اور بعض نے کہا کہ ہم تحقیق کی غرض سے خود مسجد میں آنا چاہتے ہیں ہماری راہنمائی کی جائے۔

چنانچہ اب ایسے تمام طالبان حق کو لٹریچر ارسال کیا جا رہا ہے اور تبادلۂ خیالات اور تحقیق حق کے لئے مسجد آنے کی دعوت دی جا رہی ہے۔

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس روز تیز ٹھنڈی ہوا، بارش اور برفباری کی وجہ سے موسم خاصا سرد اور تکلیف دہ تھا مگر احباب جماعت نے اس کی ذرہ برابر پرواہ نہ کرتے ہوئے بڑی دلجمعی اور جانفشانی سے اور فدائیت و اخلاص کے جذبہ سے معمور ہو کر یہ خدمت سرانجام دی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

یاد رہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو بابرکت فولڈر سکیم کا اجراء فرمایا تھا اس سلسلہ میں احمدیہ مشن ہالینڈ کی طرف سے "AHMADIYYAT IN ISLAM" کے عنوان سے ایک خوبصورت پمفلٹ طبع کروا کر جملہ یورپین احمدی مشنوں کو ان کے مطالبے کے مطابق بھجوایا جا چکا ہے۔ نیز منظم پروگرام کے تحت ہالینڈ مشن بعض بڑے بڑے شہروں ایمسٹرڈم، دی ہیگ، اینڈھوون اور ہارلیم میں مختلف اوقات میں یوم تبلیغ منا چکا ہے جس کے ذریعہ پندرہ ہزار کی تعداد میں یہ پمفلٹ تقسیم کئے جا چکے ہیں جس پر فوری طور پر مثبت ردعمل ظاہر ہوا۔ حتیٰ کہ بعض ترک مسلمانوں نے بھی احباب جماعت کے ساتھ مل کر یہ پمفلٹ تقسیم کرنے کی پیشکش کی۔ یوم تبلیغ کا حالیہ پروگرام بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھا۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لجنہ مرکزیہ کی طرف سے عصرانہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۸۲ء دفتر لجنہ اماء اللہ کی گراؤنڈ میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عصرانہ پیش کیا گیا۔

چھ بجے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی تشریف آوری پر کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ ثریا خانم صاحبہ نے کی۔ بعد ازاں مکرمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ (بنت مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد) نے نظم پڑھی۔ نظم کے بعد مکرمہ رضیہ درد صاحبہ نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ موصوفہ کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ آپ کے عقد پر مبارکباد پیش کی گئی۔ اور اس خواہش کا اظہار کیا گیا کہ خدا تعالیٰ آپ کو اپنے عظیم رفیق حیات حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قیادت میں اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ دونوں کے قیمتی وجودوں کو تادیر سلامت رکھے۔

سپاسنامہ کے بعد حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ بیگم حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت سیدہ مریم صدیقہ مدظلہا العالی صدر لجنہ مرکزیہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ، سیکرٹریان مجلس عاملہ لجنہ مرکزیہ اور دیگر حاضرات کا شکریہ ادا کیا اور اپنے لئے دعا کی درخواست کی کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنی ذمہ داریوں کو صحیح رنگ میں ادا کرنے کی توفیق دے۔ بعد ازاں حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد خورد و نوش کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس دوران خواتین نے انفرادی طور پر بھی حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اس تقریب میں بیشتر خواتین مبارکہ خاندان حضرت اقدس اور ربوہ کی عہدیداران نے بھی شرکت فرمائی۔ مغرب کے وقت یہ پُروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ (بیگم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد) کی طبیعت گزشتہ دنوں سے بہت ناساز ہے کبھی طبیعت سنبھل جاتی ہے اور کبھی بہت ہی فکر والی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ مولا کریم ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کی عمر اور صحت میں برکت دے آمین

مجیب الرحمٰن درد ۴۴ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

ہفتہ اشاعت خدام الاحمدیہ - ۴ جون تا ۱۱ جون

جملہ خدام و عہدیداران توجہ فرمائیں

قائدین مجالس، قائدین اضلاع، ناظمین اشاعت، زعماء اور منتظمین اشاعت۔ خدام اور اطفال بھائی اپنے اپنے دائرہ کار میں مورخہ ۴ جون تا ۱۱ جون ۱۹۸۲ء ہفتہ اشاعت منائیں اور ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی خریداری میں اضافہ کی سعی فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز اسی طرح رسائل کے لئے اشتہارات حاصل کر کے ارسال فرمائیں۔

(مرزا فرید احمد نگران اشاعت ماہنامہ خالد۔ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔
مینیجر

ضرورت ہے
دفتر کے لئے ایک محنتی اور دیانتدار ملازم کی ضرورت ہے جو پڑھ لکھ سکتا ہو۔ صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ ملیں
العارف اسٹیٹس ڈیلرز
گولبازار ربوہ فون ۴۹۸ - ۴۷۸

محبت کے جذبہ کے ساتھ
ڈے اینڈ نائٹ سروس
ہمارے ہاں ہر قسم کی الیکٹرک موٹریں۔ نیٹنگ مشین۔ واشنگ مشین نیز گھریلو وائرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ فیصل آباد میں اپنے احمدی احباب کیلئے خصوصی رعائت ہوگی
پروپرائیٹر:- میاں محمد ادریس
فون ۲۸۱۷۳
میاں الیکٹرک سروس
بالمقابل ریلوے ٹیکسٹائل ملز مغلپورہ روڈ فیصل آباد

احباب فون نمبر نوٹ فرمالیں
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون ۶۳۴ رہائش ۵۳۴

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
الحمرا اسٹیٹس فون ۲۸۵۲
۴۹۹/A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

worldwide flights
British airways
We'll take more care of you.
INFORMATION OFFICE
AIR RESERVATION & OTHER TRAVELING DOCUMENTS
CONTACT:-
AL-MEHMOOD AQSA ROAD, RABWAH. PH. 493
travel to destinations.